سید تقی عابدی
ٹورنٹو (کینیڈا)

شنیدن کہ بود دیدن

اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی کشمیر یونی ورسٹی

دورِ حاضر کے پیچیدہ مسائل اور گلوبل ویلج کے پر آشوب حالات جو انسانی قدروں کے لیے مضر اور مہلک ثابت ہو رہے ہیں اُس کی ایک اہم وجہ مقام اور فضیلتِ انسان سے ناشناسی، احترام انسان اور حقوقِ انسانی سے دوری ہے۔ علامہ اقبال اس لیے بھی آفاقی شاعر ہیں وہ انسانیت کے شاعر ہیں۔ آج ایک شخص دوسرے شخص کا احترام صرف اس لیے نہیں کرتا وہ اس سے ذرا مختلف ہے اور کچھ کچھ اختلاف رکھتا ہے۔

چناں چہ عظیم قدیم شاعروں اور دانشوروں کی طرح اس کا حل علامہ اقبال کے کلام میں موجود ہے جو کہتے ہیں کہ عالمِ کبیر انسان کا مقام یقیناً عالم صغیر کائنات سے افضل ہے اور اصل تہذیب اور تمدنِ بزرگ انسان کا احترام ہی ہے۔

برتر از گردوں مقامِ آدم است
اصلِ تہذیب احترام آدم است

دُنیا کی تمام بدبختی محروموں کی محتاجی سے ہے اسی لیے حکیم الامت نے اس نکتہ کو سرنامے سخن قرار دیا کہ کوئی بھی اس دُنیا میں دوسرے کا محتاج نہ رہے کیوں کہ اللہ ہی سب کا پالن ہار ہے۔

کس نباشد در جہاں محتاج کس
نکتۂ شرع مبیں این است و بس

علامہ اقبال کشمیری تھے انھیں کشمیریوں سے پیار تھا اور کشمیریوں کو بھی علامہ سے پیار ہے جس کی زندہ مثال اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی کشمیر یونی ورسٹی سری نگر ہے

جس کے روح رواں ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی شب و روز اسی پیغام انسانیت کی تشہیر میں مصروف ہیں۔ اقبال انسٹی ٹیوٹ میں توسیعی خطبات، تقاریر، سیمینار، ورک شاپ اور مذاکرت مسلسل ہوتے رہتے ہیں جس کی دھوم نہ صرف سری نگر بلکہ اُردو کے مراکز، اُردو کی نئی بستیوں اور اقبال کے پرستاروں کے درمیان سنائی دیتی ہے۔ شعبۂ اُردو ہی نہیں بلکہ دیگر شعبوں کے اساتذہ، سرپرست جامعہ، اسکالرس، طلبا اور طالبات جس انہماک اور عرق ریزی سے اس انسٹی ٹیوٹ کے ارتقا میں حصّہ لیتے ہیں میری نظر میں ساری اُردو دُنیا اور اقبالیات کی انجمنوں، اکاڈمیوں اور تحقیقی اداروں میں منفرد ہے جس کا سہرا ڈاکٹر گنائی اور ان کے مصاحبوں کے سر ہے۔ پروفیسر آل احمد سرور نے جو کلچرل اور فلاسفی تعلیمات کا پودا لگایا تھا آج وہ ایک تناور شجر بن چکا ہے جس کے پھول اور پھل سے پرستاران اقبال مستفید ہو رہے ہیں۔ ایک معیاری جریدہ ''اقبالیات'' ہی نہیں جو انسٹی ٹیوٹ کے آغاز سے مسلسل ترقی پر گامزن ہے بلکہ درجنوں کتب بھی اسی انسٹی ٹیوٹ نے اس عرصے میں شائع کی ہیں جو عامی اور عالم کو فیض بخشتی ہیں۔

یہاں علّامہ اقبال لائبریری بھی اپنی عظمت کا شاہکار تصوّر کی جاتی ہے۔ میں نے گزشتہ بیس برسوں میں اقبال انسٹی ٹیوٹ میں کئی توسیعی لیکچرس دیئے۔ یہاں کے جلسات، لیکچر اور سیمینار بہت عظیم الشان طریقے پر برپا ہوتے ہیں جس کی اصلی وجہ ڈاکٹر مشتاق گنائی اور صدر شعبۂ اُردو کے علاوہ اساتذہ اور اسکالرس کا تعاون ہے۔ اب جب کہ یہ سری نگر کا اقبال انسٹی ٹیوٹ ساری دُنیا میں اقبال کے پرستاروں کے درمیان خاص مقام بنا چکا ہے اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ڈیجیٹل طریقوں سے استفادہ کر کے آن لائن مذاکرات بھی مسلسل نشر کیے جائیں تا کہ اقبال کے پیغام کی روشنی دور دراز مقامات کو بھی منوّر کر سکے۔ یہ آج کے دور میں بڑا کام تصوّر کیا جائے گا۔ اور

ع : ہر بڑے کام کی تکمیل ہے خود اس کا صلہ

۵ر مئی ۲۰۲۴ء

سید تقی عابدی
ٹورنٹو (کینیڈا)

اقبال انسٹی ٹیوٹ کشمیر: ایک تاثر

مجھے اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی کشمیر یونیورسٹی سری نگر جانے کا اتفاق ہوا اور اقبالیات کے تعلق سے وہاں کے اساتذہ اور نئے اسکالرز کی دلچسپی کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ بلاشبہ یہ ادارہ پورے برصغیر میں مطالعۂ اقبال کا ایک اہم مرکز ہے جس کی خدمات کا دائرہ نہایت وسیع اور شاندار ہے۔

عظیم شاعر، فلسفی، مفکر و مدبر علامہ سر محمد اقبال کی شخصیت، شاعری اور ان کے فلسیانہ افکار کو سمجھنے اور جاننے کے لیے برصغیر میں جو چند اہم ادارے ہیں ان میں اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی کشمیر انسٹی ٹیوٹ سری نگر کا نام سرِ فہرست ہے۔ اس ادارے کی خدمات بیش بہا ہیں۔ بلاشبہ یہ ادارہ پورے برصغیر میں اقبال شناسی کا ایک اہم علمی و تحقیقی مرکز ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ علامہ سر محمد اقبال کی شاعری اور ان کے فلسفے پر گاہے گاہے گفتگو ہوتی رہنی چاہیے۔ صرف اس لیے نہیں کہ اقبال عظیم شاعر اور بڑے فلسفی تھے بلکہ اس لیے کہ وہ ہماری تہذیب و ثقافت، تاریخ و تمدن، اسلاف و آبا ، مذہب و فکر کے سچے اور بڑے رمز شناس تھے۔ انھوں نے غالب کی طرح اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کی۔ اقبال نے فلسفے کو خوبصورتی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا اور اس میں خاص دلکشی پیدا کی۔ اقبال نے اردو شاعری میں عشق کے تصور کو بدل ڈالا اور شاعری کے نئے زمین و آسمان پیدا کیے۔ ان کا زاویہ نگاہ وسیع اور لامحدود تھا۔ ان کے کلام میں فکر و خیال کی ندرت کے ساتھ تمام شعری محاسن موجود ہیں۔ وہ دنیا کے تمام مسلمانوں کے درد کو اپنا درد سمجھتے تھے بلاشبہ اقبال عالمِ اسلام کے مسائل پر گہری نگاہ رکھتے تھے جن کا برملا اظہار انھوں نے جا بجا اپنی شاعری میں کیا ہے۔

اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی کی وراثت کو جس خوش سلیقگی، حسن اور متانت کے ساتھ ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی نے سنبھال رکھی ہے وہ قابلِ داد ہے۔ ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی نہ صرف اقبال شناس ہیں اور اقبال پر ان کی کتابیں شائع ہوئی ہیں بلکہ وہ اقبال کے ذات وصفات سے قلبی لگاؤ رکھتے ہیں۔ ان کے زیرِ نگرانی اس ادارے میں کئی اہم سمیناروں و مذاکروں کا انعقاد کیا گیا ہے اور اقبال کے تعلق سے متعدد اہم کتابوں کی اشاعت ہوئی ہے۔ اس ادارے سے پابندی کے ساتھ پروفیسر آلِ احمد سرور کے زمانے سے جرنل ''اقبالیات'' شائع ہوتا رہا ہے جو پروفیسر محمد امین اندرابی، پروفیسر بشیر احمد نحوی، پروفیسر تسکینہ فاضل کے بعد اب ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی کی نگرانی میں شائع ہوتا ہے۔

میں اقبال انسٹی ٹیوٹ کے سربراہ ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی اور اُن کے تمام رفقا کی مساعی جمیلہ کی ستائش کرتا ہوں کہ جن کی کوشش و کاوش سے یہ ادارہ پورے برصغیر میں اقبال شناسی کے تعلق سے ایک خاص شناخت رکھتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ ادارہ ابھی ترقی کے مزید منازل طے کرے گا۔ اس ادارے کا مستقبل یقیناً روشن اور تابناک ہے۔

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

پروفیسر شہزاد انجم

شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔۲۵

ای میل: shahzadanjum825@gmail.com

موبائل نمبر: 8800863994

Feedback

It is an honor to write these few words about Institute of Culture and Philosophy, University of Kashmir, Srinagar. The institute is basically devoted to research in Iqbal Studies in an interdisciplinary manner and the subjects/areas specially include Comparative Literature, Comparative Philosophy and Culture, Comparative Religion, Law and Social Sciences. The institute has conducted a good research in most of these fields and produced publications (both in Urdu & English) of erudite scholarship. These are authored by the eminent scholars of literature, philosophy and religion. Among them include Prof. Aale Ahmad Saroor, Prof. Hamidi Kashmiri, Prof. Alam Khandmeri, Prof. Mas'ud Husain Khan, Prof. G.R Malik, Prof.Sisir Kumar Ghosh and Prof. Jagan Nath Azad. The Institute also publishes a good annual research (bilingual) journal *"Iqbaliyat''in* Urdu and English. All the former five directors of the institute have dedicatedly developed the institute to mark its credibility in diverse academic areas of Iqbal Studies at the national and international level. The present Coordinator, along with his faculty, is also committed to advance the institute in taking up the new and broader areas of research in the field of Iqbal Studies, literature and philosophy in interdisciplinary manner. I wish the institute in the days to come have more accomplishments in research projects, workshops, publications and short term courses!

(Prof. Abdul Rashid Bhat)
Former Head
Shahi Hamdan Institute of Islamic Studies
University of Kashmir,Srinagar
Date: May 1st , 2024